



”نیکی اچھ اخلاق کا نام ہے، اور گناہ و گناہ جو تمہارا دل میں کھٹکا ہے اور اس پر لوگوں کا مطلع ہونا تمہیں ناگوار ہے و

نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نیکی اچھ اخلاق کا نام ہے، اور گناہ و گناہ جو تمہارا دل میں کھٹکا ہے اور اس پر لوگوں کا مطلع ہونا تمہیں ناگوار ہے“ و ابوصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنا؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں چنانچہ آپ نے فرمایا: ”اپنے دل سے پوچھ لو نیکی و گناہ جس پر نفس مطمئن ہے اور دل میں کوئی کھٹکا نہ ہو اور گناہ و گناہ جو نفس میں کھٹکا ہے اور دل میں اس کی بابت تردد ہے، اگرچہ لوگ تجھے (اس کے جواز کا) فتویٰ دے دیں اور تجھے جائز بتاتے رہیں۔“

[صحیح] [پہلی حدیث کو مسلم نے اور دوسری حدیث کو احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے]

اللہ کے نبی ﷺ نے نیکی اور گناہ کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے بڑی نیکی حسن اخلاق ہے اللہ کے ساتھ حسن اخلاق ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے اور مخلوق کے ساتھ حسن اخلاق ہے کہ ان کی اذیتوں کو برداشت کیا جائے، غصہ کم کیا جائے، ہنس کر ملا جائے، اچھی بات کی جائے، صلہ رحمی کی جائے، بات مانی جائے، لطف آمیز برتاؤ کیا جائے، حسن سلوک کے ساتھ زندگی گزاری جائے اور اچھی صحبت رکھی جائے نیکی و گناہ، جس سے دل اور نفس مطمئن ہو جب کہ گناہ ایسی مشتبہ چیز ہے، جو دل میں کھٹکا ہے، اس سے دل مطمئن نہ ہو، بار بار یہ شک اور اندیشہ دل میں آتا رہے کہ میں نے گناہ کیا تو نہیں ہے اور آپ اسے اچھے، نیک اور کامل لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرنا چاہیں کیوں کہ فطری طور پر انسان کا نفس یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی اچھی باتوں کو ہی جانیں لہذا اگر آپ کسی بات سے لوگوں کی آگاہی کو ناپسند کر رہے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گناہ ہے اور اس میں کوئی خیر نہیں ہے لوگ جواز کا فتویٰ دے بھی دیں، تو ان کے فتوے کو قبول مت کرو، جب تک تمہارا دل میں شک و شبہ آتا رہے کیوں کہ فتوے سے شبہ دور نہیں ہوتا، جب تک شبہ صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا بلا علم فتویٰ دیتا ہے لیکن اگر فتویٰ شرعی دلیل پر مبنی ہے، تو فتویٰ پوچھنے والے پر اسے ماننا ضروری ہوگا، خواہ اس کی طبیعت مطمئن ہو یا نہ ہو

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/66540>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

